خطبہ جمعہ

حاسبوا قبل ان تحاسبوا

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو

اور

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو

ورثہ کا ایمان کام نہیں آسکتا اعمال ہی ہر شخص کے کام آئیں گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ فرمودہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء بمقام لاہور

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہماری جماعت جس بنیاد پر قائم ہے وہ دوسری جماعتوں سے بالکل الگ ہے۔

دوسری جماعتوں کی بنیاد

ورثہ پر ہے لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نہ ورثہ کا گناہ انسان کی ہدایت کے رستہ میں روک بن سکتا ہے اور نہ ورثہ کی نیکیاں اسے کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم اپنی صلیب آپ اٹھا کر چلو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ ہر ایک انسان کو اس کے اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا نہ ماں باپ کی نیکیاں اس کے کام آئیں گی اور نہ انکی بدیاں اس کے ثواب کو کم کر سکیں گی۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے بعض عزیزوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے دن میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکوں گا۔ تمہیں اپنا بوجھ خود اٹھانا پڑے گا۔ اور اپنی جنت کے لئے خود راستہ تیار کرنا پڑے گا۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا پڑتا ہے لیکن عملی طور پر تمام مذاہب عموماً ورثہ پر ہی اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔ مثلاً آجکل کا ایک مسلمان اس بات کو کافی سمجھتا ہے کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا۔ ایک ہندو اس بات کو کافی سمجھتا ہے کہ وہ ایک

ہندو گھرانے میں پیدا ہوا

اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا۔ ایک عیسائی۔ ایک یہودی یا ایک زرتشتی اس بات پر بالکل مطمئن ہے کہ وہ ایک عیسائی۔ یہودی یا زرتشتی گھرانے میں پیدا ہوا اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا لیکن پیدائش خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث نہیں بنایا کرتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی اور ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی۔

انسانی زندگی

ایک ادنیٰ کیڑے سے ظہور میں آئی ہے لیکن ڈاکٹر اس کے متعلق بھی یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ جب تک اس میں کوئی حرکت نہ ہو وہ انسانی پیدائش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہ کیڑا کتنا حقیر ہے یہ کیڑا کتنا چھوٹا ہے وہ عام نظروں سے چھپا رہتا ہے بلکہ تیز سے تیز نظر والا بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی سو طاقت والی خوردبین سے اسے دیکھا جا سکتا ہے لیکن وہ بھی اگر حرکت نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ بیکار ہے۔ پس جب ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بیکار سمجھا جاتا ہے تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی۔ اس میں منزلِ مقصود تک پہنچنے کی جدوجہد نہیں پائی جاتی۔ اور اگر اس جدوجہد کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے یا وہ کامیاب ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے "ہر چیز" فرمایا ہے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے انسانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ میں نے حیوانوں کو جوڑا بنایا ہے بلکہ فرمایا میں نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے اور ہر چیز کو جوڑا بنانے کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کا جوڑا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں، فرشتوں، حیوانوں، جمادات اور نباتات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ بغیر اپنے جوڑے کے کوئی نتیجہ پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح روح اور اعمال بھی ایک جوڑا ہیں جب تک یہ دونوں آپس میں نہیں ملیں گے کوئی صحیح نتیجہ نکلنا محال ہے۔ اسی لئے

صوفیا نے کہا ہے

کہ روح خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت کا جوڑا ہے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت روح سے نہیں ملتے اس وقت تک روحانی نسل جاری نہیں ہو سکتی۔ جب ایک طرف روح ہو گی اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہوں گے تب ان سے صحیح نتیجہ پیدا ہو گا۔ اور یہی دونوں چیزیں ہیں جو مل کر روحانی نسل کو قائم کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے میں ابھی بچہ ہی تھا میری عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو گی کہ

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ میں امرتسر میں ہوں۔ امرتسر میں ملکہ کا ایک بُت تھا جو سنگِ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کے ارد گرد ایک چبوترہ تھا۔ وہ بھی سنگِ مرمر کا بنا ہوا تھا ہال بازار سے گزر کر جب شہر کو جائیں تو یہ بُت رستہ میں آتا ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اس جگہ پر ہوں۔ چبوترے پر چڑھنے کیلئے سنگِ مرمر کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں میں نے دیکھا کہ ان سیڑھیوں پر تین چار سال کا ایک بچہ کھڑا ہے جو نہایت حسین اور صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ہے وہ آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے

رؤیا میں میں سمجھتا ہوں

کہ یہ مسیح ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آسمان پھٹا اور اس میں سے ایک چیز زمین کی طرف اڑتی ہوئی آئی۔ وہ خوبصورت رنگوں والے لباس میں لپٹی ہوئی تھی اس کے پَر تھے جن سے وہ اُڑتی ہوئی آرہی تھی میں رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مریمؑ ہیں۔ نیچے آکر جیسے مُرغی اپنے پَر پھیلا کر اپنے بچوں کو پروں کے نیچے لے لیتی ہے۔ اسی طرح اسنے بچہ پر اپنے پَر رکھ دیئے اور جب اسنے ایسا کیا تو یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے کہ

Love Creats Love

یعنے محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے اسکے بعد میری آنکھ کھلی۔ اس رؤیا کی

میں نے یہ تعبیر سمجھی

کہ مریم جو رؤیا میں بطور ماں دکھائی گئی ہے خدائی محبت ہے اور بچہ جو مسیح کی شکل میں دکھایا ہے وہ روح کی خدا تعالیٰ کی طرف انابت اور جھکنے کا تمثل ہے۔ جب انسانی روح خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے تو اسکے نتیجہ میں ایک روحانی وجود پیدا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے ماں کو اس کا بچہ۔ خدا تعالیٰ جسم کے ساتھ پیار نہیں کیا کرتا۔ ظاہری ہاتھ ناک اور کان تو مادی ہیں اور فانی ہیں وہ وجود جس کے ساتھ خدا تعالیٰ پیار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ مل کر پیدا ہوتا ہے۔ وہ گویا بچہ ہے اور

خدا تعالےٰ اس کے لئے بمنزلہ ماں ہے اور

یہی وہ چیز ہے

جس سے زندہ انسان پہچانا جاتا ہے۔ زندہ انسان تو سارے ہوتے ہیں مگر اولاد کے ناقابل مرد اور بانجھ عورت سے نسل نہیں چلا کرتی۔ وہ وجود اپنی ذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جاری اور زندہ رہنے والی وہ چیز ہوتی ہے جس سے نسل چلنے کا امکان ہو۔ مگر کیا اس سے ظاہری نسل مراد ہے؟ ظاہری نسل سے تو وہ لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے منہ پھیر لیتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی کتابوں اور اس کے رسولوں سے متنفر ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے عذاب ثابت ہوتے ہیں۔ ہلاکو خاں وغیرہ بھی تو اسی نسل میں سے تھے۔ ابوجہل، فرعون، نمرود اور شداد بھی اسی نسل میں سے تھے۔ اسی میں سے وہ شیاطین بھی تھے جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں انبیاءؑ کی مخالفت کی۔ اب ظاہر ہے کہ یہ وہ نسل نہیں۔ جس پر خدا تعالےٰ فخر کرتا ہے

خدا تعالےٰ جس نسل پر فخر کرتا ہے

وہ وہ نسل ہے جو روحانی طور پر پیدا ہوتی ہے جب کوئی شخص ایسی نسل پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ صحیح معنوں میں انسان نہیں کہلاتا صحیح معنوں میں انسان وہی ہے جو روحانی نسل پیدا کرے۔ اور اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جائے جن کے ذریعہ دنیا ہدایت پاتی رہے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے جس کے ذریعہ روحانی نسل پیدا ہوتی ہے، تو وہ

اپنے فرض کو پورا کر رہا ہے

اور وہ کامیاب کہلا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اگر لوگ ایسی نسل جاری کرتے ہیں تو دنیا پر بربادی کیوں آئے؟ دنیا پر تباہی اور بربادی اسی وقت آتی ہے۔ جب باطنی طور پر لوگوں میں وہ خوبیاں نہ پائی جائیں۔ جن کی وجہ سے روحانی نسل قائم رہتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے ان شانئک ھو الابتر۔ تیرا دشمن کہتا ہے کہ تیرے ہاں نرینہ اولاد نہیں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ تیری نرینہ اولاد موجود ہے۔ ہاں تیرے دشمن کی نرینہ اولاد نہیں ہوگی، حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ آپ کی ظاہری طور پر نرینہ اولاد نہیں تھی۔ اور آپ کے شدید ترین دشمنوں میں سے قریباً تمام کی

نرینہ اولاد

تھی۔ ابوجہل کی نرینہ اولاد تھی۔ عتبہ کی نرینہ اولاد تھی۔ شیبہ کی نرینہ اولاد تھی۔ عاصی کی نرینہ اولاد تھی۔ یہ آپ کے شدید ترین دشمن تھے۔ اور ان سب کی نرینہ اولاد موجود تھی۔ اور اگر نرینہ اولاد نہیں تھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ لیکن جس شخص کی اولاد نہیں تھی، اسے مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ تیری نرینہ اولاد ہے۔ اور جن لوگوں کی اولاد موجود تھی انہیں کہتا ہے کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں۔ ان دونوں متقابل بیانات سے صاف پتہ چلتا ہے، کہ اس میں خدا تعالےٰ نے اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ نے جب یہ فرمایا کہ تیری نرینہ اولاد ہے۔ تو اس سے یہ مراد تھی کہ آپ کی

روحانی اولاد

ہوگی اور دشمن کے متعلق جب یہ کہا کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں ہوگی تو اس سے یہ مراد تھی کہ ان کی روحانی اولاد نہیں ہوگی۔ چنانچہ حضرت عکرمہؓ کو دیکھ لو حضرت عکرمہؓ ابوجہل کے بیٹے تھے۔ اور ابوجہل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ نرینہ اولاد کے نہ ہونے کا طعنہ دینے والا تھا۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں اونتر انکھترا۔ اسی طرح کہا کرتا تھا کہ یہ نعوذ باللہ اونتر انکھترا ہے، یہ مر جائے گا تو اس کا سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اسی طرح ابوجہل کا بیٹا موجود تھا، جو فتح مکہ تک مخالفت کرتا رہا۔

جب فتح مکہ ہوئی

تو وہ مکہ سے بھاگ گیا اور اس نے چاہا کہ کسی اور ملک میں چلا جائے۔ عکرمہؓ کی بیوی دل سے مسلمان تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپؐ کا عفو بہت بڑا ہے۔ اگر آپؐ کا ایک دشمن آپؐ کے زیر سایہ پرورش پا جائے تو کیا حرج ہے شاید خدا تعالےٰ اسے ہدایت دے دے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا کیا آپؐ اجازت دیں گے کہ عکرمہ اس ملک میں رہے۔ اور آپؐ کے زیر سایہ زندگی بسر کرے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا لیکن وہ تو دشمن ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ

وہ یہ پسند نہیں کریگا

کہ اسلام لے آئے۔ کیا آپؐ اسے کفر کی حالت میں ہی یہاں رہنے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر کہا کیا میں عکرمہؓ سے کہوں کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہ سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں بے شک کہہ دو۔ عکرمہؓ مکہ سے بھاگ کر دوسرے ملک میں جانے کے لئے سمندر کے کنارے پہنچ چکا تھا، اور کشتی میں سوار ہونے ہی لگا تھا۔ کہ اس کی بیوی وہاں پہونچی۔ اس نے عکرمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم کہتے ہو کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے ماتحت نہیں رہوں گا لیکن ان کا تو یہ حال ہے کہ جب میں نے ان سے کہا کہ کیا آپؐ عکرمہؓ کو مکہ میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ میرے کہا وہ آپؐ کا شدید ترین دشمن ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ اسلام نہیں لائے گا۔ وہ کافر ہونے کی حالت میں یہاں رہے گا۔ کیا آپؐ اسے اس حالت میں بھی یہاں رہنے کی اجازت دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ وہ تو اتنی مہربانی کرتے ہیں۔ اور تم ان کے زیر سایہ مکہ میں رہنا بھی پسند نہیں کرتے۔ عکرمہؓ نے کہا کیا یہ سچ ہے؟ اس کی بیوی نے کہا ہاں عکرمہؓ نے کہا چلو میں خود یہ بات ان سے پوچھتا ہوں۔ چنانچہ عکرمہؓ واپس آئے۔ اور اپنی بیوی سے کہا مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔ میں خود آپؐ کے منہ سے یہ بات سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں ساتھ لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عکرمہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ایک بات ہے جو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میری بیوی کہتی ہے کہ میں

آپکے زیر سایہ مکہ میں رہ سکتا ہوں

کیا یہ درست ہے؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ عکرمہؓ نے کہا ایک اور بات بھی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میں باوجود دشمن ہونے کے اور اسلام نہ لانے کے بھی یہاں رہ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اب بظاہر تو یہ ایک معمولی بات تھی۔ ایک غالب شخص مغلوب سے یہ کہتا ہے۔ کہ میں تمہارا قصور معاف کرتا ہوں۔ اور اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے ملک میں رہنے کی تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ لیکن اگر اس سلوک کو سامنے رکھا جائے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا کرتا تھا۔ تو معلوم ہوتا تھا کہ یہ انسانی فعل نہیں۔ عکرمہؓ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان سے ایسا سلوک ہو سکتا ہے۔ انہوں نے جب یہ بات سنی تو یقین کر لیا۔ کہ یہ سلوک سوائے خدا تعالےٰ کے رسولؐ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جونہی یہ فقرہ آپؐ کے منہ سے نکلا کہ عکرمہؓ تم باوجود دشمن ہونے کے مکہ میں رہ سکتے ہو، تو عکرمہؓ نے کہا

مَیں گواہی دیتا ہوں

کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا عکرمہؓ۔ ہم تمہیں صرف معاف ہی نہیں کرتے۔ بلکہ تم اپنے لئے جو کچھ مانگو ہم تمہیں آج دے دیں گے۔ اس پر وہی دنیادار عکرمہؓ جو مکہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ رہائش کو پسند بھی نہیں کرتا تھا وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ آپ نے دوسروں کو

لاکھوں کے اموال بخش دیئے

ہیں۔ میں بھی کچھ مانگ لوں تا آرام کے ساتھ زندگی بسر کر سکوں۔ بلکہ ایک منٹ کے اندر اندر ایمان نے اس کے اندر ایسا تغیر پیدا کر دیا۔ کہ جب آپؐ نے کہا عکرمہؓ تم اپنے لئے جو کچھ مانگو ہم آج دیں گے۔ تو عکرمہؓ نے کہا یا رسول اللہ اس سے بڑھ کر اور کونسی چیز آپ مجھے دے سکتے ہیں کہ مجھے ہدایت مل گئی

آپؐ میرے لئے دعا کریں

کہ خدا تعالےٰ میری تمام شرارتیں اور کوتاہیاں معاف کر دے۔ غرض اس وقت عکرمہؓ اس ابوجہل کا بیٹا نہ رہا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اونتر انکھترا کہا کرتا تھا۔ (نعوذ باللہ) بلکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا بن گیا۔ گویا اس وقت ابوجہل اونتر انکھترا تھا اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد

موجود تھی۔ اسی طرح عاصی تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن تھا۔ وہ مکہ والوں کا باپ کہلایا کرتا تھا اور مخالفت میں انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ اس کا بھی ایک بیٹا تھا جو مسلمان ہو گیا۔ بلکہ اس کا پوتا اپنے باپ سے بھی پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کا نام عبداللہ بن عمروؓ تھا عبداللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑا کرتے تھے۔ مگر عمرو اپنی دشمنی کی وجہ سے ایک عرصہ تک آپؐ کے خلاف لڑتا رہا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ اس کی آنکھیں کھلیں اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ پر ایمان لے آیا۔ یہی عمروؓ جب مرنے لگے تو وہ روتے تھے۔ بیٹے نے پوچھا آپ روتے کیوں ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اپنے رسولؐ پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔ اور آپ مسلمان ہو کر مر رہے ہیں۔ انہوں نے روتے ہوئے کہا میرے بیٹے مجھے پتہ نہیں کہ

اگلے جہان میں میرا کیا حال ہوگا

ایمان لانے سے پہلے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اتنا شدید دشمن تھا کہ باوجود اس کے کہ آپ میرے قریبی رشتہ دار تھے۔ جس دن آپ نے دعوےٰ کیا بغض کی وجہ سے میں نے آپؐ کی شکل نہیں دیکھی۔ اس وقت اگر مجھ سے کوئی شخص آپؐ کا حلیہ دریافت کرتا تو میں اسے بتا نہیں سکتا تھا۔ پھر اے میرے بیٹے مجھے خدا تعالےٰ نے ایمان نصیب کیا۔ اور یہ

معمولی تغیر نہیں تھا

لیکن جب میں ایمان لایا تو آپؐ کی عظمت کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ رعب کی وجہ سے میں نے آپؐ کی شکل کبھی نہیں دیکھی۔ اور اگر اب بھی کوئی شخص مجھ سے آپؐ کا حلیہ پوچھے تو میں نہیں بتا سکتا۔ مگر تم نے

فوت ہونے کے بعد کئی قسم کے جھگڑے شروع ہوئے اور ہم آپس میں لڑتے رہے۔ اگر میں آپؐ کی زندگی میں مرجاتا تو اور بات تھی لیکن آج آپؐ کی وفات پر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد میں فوت ہو رہا ہوں اور پتہ نہیں کہ آپؐ کی وفات کے بعد مجھ سے کیا کیا کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو میں اگلے جہان میں بھی آپؐ کی زیارت سے محروم رہوں

اب دیکھو

کیا یہ عمرؓو عاصی کا بیٹا تھا یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ ہر شخص جس میں عقل موجود ہے یہی کہے گا کہ بے شک عمرؓو عاصی کے گھر پیدا ہوا تھا مگر اس نے اسے لاکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ اسی طرح خالدؓ بن ولید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے عکرمہؓ کے ساتھ مل کر احد کے موقعہ پر اپنے خیال میں محمد رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے پہاڑ کے پیچھے سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔ لیکن یہی خالدؓ جب مرتے ہیں تو مرنے سے قبل رونے لگ جاتے ہیں۔ ان کے ایک دوست نے پوچھا

خالد تم روتے کیوں ہو

خدا تعالےٰ کے رستہ میں تمہیں جہاد کرنے کی کتنی بڑی توفیق ملی ہے۔ خالدؓ نے کہا تم میرے قریب آؤ اور میری ٹانگ سے کپڑا اٹھا کر دیکھو کہ کیا کوئی اِنچ بھر بھی ایسی جگہ ہے جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا اور کہا واقعہ میں ایک انچ بھر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں تلوار کا نشان نہ ہو۔ خالدؓ نے کہا اچھا میری دوسری ٹانگ ننگی کرو۔ اس نے دوسری ٹانگ ننگی کی اور دیکھا کہ اس پر بھی ہر جگہ تلوار کے نشان لگے ہوئے ہیں خالدؓ نے کہا۔ اچھا میرے ہاتھ ننگے کرو میرے سینہ پر سے کپڑا اٹھاؤ۔ میری پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ میرے سر پر نظر دوڑاؤ۔ میری گردن کو ننگا کر کے دیکھو۔ میرے تمام جسم پر ایک انچ بھر بھی ایسی جگہ نہیں جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ پھر خالدؓ رو پڑے۔ اور کہا خدا کی قسم میں اپنے آپ کو ہر خطرہ میں ڈالتا رہا۔ اور

میری خواہش تھی

کہ میں شہید ہو کر دائمی زندگی پاؤں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں آج چارپائی پر تڑپ تڑپ کر مر رہا ہوں۔ اب دیکھ لو کیا یہ خالدؓ ولید کا بیٹا تھا؟ وہ ظاہری طور پر ولید کا بیٹا تھا لیکن باطنی طور پر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں شامل ہو گیا تھا۔ وہ یقیناً ولید کے گھر پیدا ہوا لیکن فرشتوں نے اسے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی گود میں لا ڈالا اور ثابت کر دیا کہ انّ شانئک ھو الابتر۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد تھی۔ آپؐ کے دشمن کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ پس یہ ایک روحانی نشان اور علامت ہے کہ زندہ انسان اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جاتا ہے جن سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ جو شخص ایسے وجود اپنے پیچھے چھوڑتا ہے وہ کامیاب کہلا سکتا ہے اور اپنی زندگی پر فخر کر سکتا ہے۔ لیکن جسکے پیچھے ایسے وجود نہیں پائے جاتے اسے خالی نمازیں اور روزے کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ پس میں

تمہیں نصیحت کرتا ہوں

کہ تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہا کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم اپنا محاسبہ خود کرو۔ ہوشیار کلرک معائنہ سے پہلے دو چار راتیں لگا کر اپنا حساب ٹھیک کر لیتا ہے۔ اسیطرح تمہیں بھی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہے؟ اگر تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہے تو سمجھ لو تمہارا ایمان درست ہے اور اگر نہیں تو تمہارا ایمان ورثہ کا ایمان ہے۔ اور

ورثہ کا ایمان کچھ فائدہ نہیں دیتا

نجات وہی شخص پاتا ہے جو بقول حضرت مسیح علیہ السلام اپنی صلیب خود اٹھاتا ہے۔ نجات وہی شخص پاتا ہے جو اپنی نہریں خود کھودتا ہے۔ نجات وہی شخص پاتا ہے جو اپنے درخت خود لگاتا ہے۔ جو شخص دوسرے کے باغ میں داخل ہوتا ہے اسے چوروں کی طرح باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو ورثہ کے طور پر

جنت میں داخل ہوگا

کوشش کرے گا اسے فرشتے پرے دھکیل دیں گے کیونکہ وہ چور ہوگا۔ اور چور کو جنت میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں
(درثمین)

چند سوال اور ان کا جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء)

سوال:۔ نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب:۔ اصل نماز جو سنت ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو رات کے پچھلے حصہ میں سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پڑھی اور ایک رمضان میں دو تین دن جماعت سے بھی پڑھائی۔ (صحیح مسلم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی عشاء کی نماز کے معاً بعد تراویح کی شکل میں باجماعت نماز صحابہؓ کو نہیں پڑھائی اور نہ آپؐ کے خلفاءؓ نے پڑھائی ہے اس لئے اسے سنتِ مؤکدہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ سنتِ مؤکدہ تو وہ نماز ہوتی ہے جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض نہ ہونے کے باوجود ہمیشہ پڑھا ہو اور اگر ترک کیا ہو تو کبھی کبھار کسی عذر کی بناء پر جیسے تہجد کی نماز ہے یا ظہر کی سنتیں وغیرہ ہیں۔

۲۔ تراویح کی نماز جو موجودہ صورت میں پڑھی جاتی ہے اس کا باقاعدہ رواج حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شروع ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر قیام اللیل فی رمضان کے ارشاد کی تعمیل میں نفل پڑھ رہے ہیں تو آپ نے خیال فرمایا کہ اگر یہ سب ایک امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ ایک جماعت کی صورت ہوگی اور اس طرح ان لوگوں کو جو زیادہ قرآن نہیں جانتے قرآن شریف سننے کا موقع ملے گا۔ پس زیادہ سے زیادہ اسے ہم سنتِ غیر مؤکدہ کہہ سکتے ہیں یعنی ایک خلیفہ راشد نے اسے پسند کیا اس لئے اس نماز کا اس طرح پر پڑھنا پسندیدہ ہے ضروری نہیں۔

۳۔ فرضوں اور وِتر کے علاوہ جو نماز ہے وہ سب دراصل نفل نماز ہے کیونکہ نفل اس زائد نماز کو کہتے ہیں جو فرضوں کے علاوہ پڑھی جائے۔ اس نفل نماز کی آگے کئی قسمیں ہیں۔ اگر یہ نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریباً ہمیشہ پڑھی تو اس نماز کو سنتِ مؤکدہ کہیں گے اور امت کے افراد کے لئے بھی اس نماز کا پڑھنا بڑے ثواب کا موجب اور باعثِ برکت ہوگا۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی نماز کو ایک آدھ بار کبھی کبھی پڑھا یا آپؐ کے خلفاء نے کسی صورت کو کسی حکمت کے ماتحت پسند فرمایا تو ایسی نماز کو سنتِ غیر مؤکدہ کہیں گے۔ اسے مطلق نفل بھی کہہ سکتے ہیں جیسے تحیۃ المسجد یا اشراق کی نماز یا عصر سے پہلے چار سنتیں یا نماز تراویح اس کے علاوہ عام نماز کو نفل کہہ دیتے ہیں۔

سوال:۔ زکوٰۃ کیا صرف اس مال پر ہے جسے پڑے ہوئے پورا سال ہو جائے؟

جواب:۔ وجوب زکوٰۃ کی ابتدائی شرط صاحب نصاب ہونا ہے۔ یعنی خاص اقسام مال مثلاً نقدی، سونا، چاندی وغیرہ کی خاص مقدار مسلمان کی ملکیت میں ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اتنی مقدار کا مال جو بنیادی شرط ہے انسان کی ملکیت میں سال بھر تک رہے۔

لیکن اس پر جو اضافہ بعد میں ہوتا رہتا ہے اس کے لئے سال بھر ملکیت میں رہنا ضروری نہیں۔ اگر یہ اضافہ سال گزرنے سے ایک دن پہلے بھی ہو تو بھی اس میں سے زکوٰۃ نکالنا فرض ہوگا۔ مثلاً یکم جنوری ۶۴ء کو ایک شخص کو دو صد روپے ملے اور پھر ۳۱۔ دسمبر ۶۴ء کو ایک ہزار روپیہ مزید اس کے پاس کہیں سے آگیا تو یکم جنوری ۶۵ء کو وہ بارہ صد روپیہ کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اگرچہ سال بھر تک اس کے پاس صرف دو صد روپیہ رہا ہے اور ہزار روپیہ صرف ایک دن پہلے اسے ملا ہے۔

سوال:۔ اگر مختلف اموال پر سال کی مدت مختلف اوقات میں پوری ہو تو کیا جب بھی دورانِ سال میں کسی جنس مال پر سال پورا ہو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے؟

جواب:۔ اگر ایک ہی جنس کا مال ہو تو سال گزرنے کی کوئی سی تاریخ مقرر کر کے ایک ہی بار زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر مال کی اجناس مختلف ہیں مثلاً سال کے کسی حصہ میں زمین کی پیداوار آئی ہے کسی حصہ میں مال مویشیوں کی کھیپ کا وہ مالک بنا ہے اور کسی حصہ میں تجارتی منافع تقسیم ہوئے ہیں تو پیداوار کی صورت میں اسی وقت اور مال کی کسی دوسری جنس کی صورت میں اس وقت جبکہ اس پر سال گزر جائے خواہ سال کا کوئی سا حصہ ہو زکوٰۃ ادا کی جائے تاہم سہولت کی غرض سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر لینا بھی جائز ہے چند دن یا چند ماہ آگے پیچھے ادائیگی کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال:۔ کیا زکوٰۃ دورانِ سال بالاقساط بھی ادا کی جا سکتی ہے تا کہ سال کے آخر میں اکٹھی ادائیگی بار نہ ہو؟

جواب:۔ زکوٰۃ بالاقساط ادا کی جا سکتی ہے اس میں کوئی شرعی روک نہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

شذرات

شیخ خورشید احمد

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مسئلہ نبوت

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ اور ان کے نظریات کے بارے میں پروفیسر ضیا کا ایک مضمون "عروج بندہ خاکی" کے زیر عنوان "چٹان" لاہور میں شائع ہوا ہے اس میں نبوت کی حقیقت کے متعلق حضرت شاہ صاحب کے نظریات پیش کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ:

"شاہ صاحب کے نزدیک مفہمیت کو نور نبوت اور وراثت نبوت بھی کہتے ہیں۔ نبوت اور مفہمیت میں جو فرق ہے۔ آپ نے اسے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دو جانب سے معرض وجود میں آتی ہے۔ اس کی ایک جانب تو نبوت قبول کرنے والے کی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب نفس ناطقہ مقام مفہمیت حاصل کر لیتا ہے تو نبوت کی ایک شرط یا ایک جانب پوری ہو جاتی ہے۔ نبوت کی دوسری جانب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کا مبعوث کیا جانا ہے۔۔۔۔

اس طرح نبوت کی دوسری شرط یا دوسری جانب پوری ہوتی ہے۔ غرض شاہ صاحب کے نزدیک نبوت کا قیام دو امور سے وجود میں آتا ہے۔ ایک نبی کے نفس ناطقہ کی ذاتی صلاحیت۔ اس کا نام مفہمیت ہے۔ اس کو نور نبوت اور وراثت نبوت کہنے کی یہی وجہ ہے۔ دوسری چیز اللہ تعالیٰ کا کسی شخص کو نبی مبعوث کرنے کا ارادہ ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ نبوت تو ختم ہو گئی لیکن مفہمین برابر پیدا ہوتے رہیں گے جن کا کام دین کی تجدید کرنا ہوگا۔ ان کے اس ارشاد کی مزید وضاحت یہ ہے ہمارے پیغمبرؐ کی بعثت کے بعد گو نبوت ختم ہو گئی لیکن اجزائے نبوت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اجزائے نبوت سے مراد یہاں مفہمیت ہے جس کا سلسلہ اب تک منقطع نہیں ہوا۔ وہ بزرگ جو مقام مفہمیت پر سرفراز ہوتے ہیں۔ وہ آنحضرتؐ کے بعد آپ کے نائب کی حیثیت سے دین کی تجدید فرماتے ہیں۔۔۔۔ واقعہ یہ ہے کہ جو حالات واسباب اس امر کے متقاضی ہوتے ہیں کہ ایک نبی دنیا میں مبعوث ہو۔ بعینہٖ اسی طرح کے حالات واسباب الٰہی فرا مفہمین کے ظہور کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔" (چٹان ۱۸ جنوری ۱۹۶۵ء)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک:

(۱) حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ضرورت نبوت موجود رہے گی کیونکہ

"جو حالات واسباب اس امر کے متقاضی ہوتے ہیں کہ ایک نبی دنیا میں مبعوث ہو بعینہٖ اسی طرح کے حالات واسباب" حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی موجود رہیں گے۔

(۲) جہاں تک انسان کی طرف سے اپنے اندر نبوت کی استعداد پیدا کرنے کا تعلق ہے یہ استعداد بھی منقطع نہیں ہوئی کیونکہ بقول شاہ صاحب:

"نبوت کا قیام دو امور سے وجود میں آتا ہے۔ ایک نبی کے نفس ناطقہ کی ذاتی صلاحیت اس کا نام مفہمیت ہے" اور "مفہمین برابر پیدا ہوتے رہیں گے"۔

گویا حضرت شاہ صاحب کے نزدیک ضرورتِ نبوت بھی مسلم ہے اور یہ بھی طے شدہ ہے کہ انسان اب بھی اپنے اندر نبوت کی جملہ استعدادیں اور کمالات پیدا کر سکتا ہے۔ البتہ ان استعدادوں کا نام حضرت شاہ صاحب نبوت کی بجائے مفہمیت رکھتے ہیں۔

اسلام کے نادان دوست

"نوائے وقت" میں نپولین کے ایک مضمون کا ترجمہ "محمد عربیؐ میری نظر میں" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں اس نے دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا ہے کہ

"حضرت محمدؐ کی ذات ایک مرکز ثقل تھی۔ جس کی طرف لوگ کھچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔"

(نوائے وقت ۵ نومبر ۱۹۶۴ء)

مودودی صاحب کی نظر سے غالباً دنیا کا جھمیلوں میں مصروفیت کی وجہ سے) نپولین کا یہ مضمون نہیں گزرا۔ ورنہ وہ ضرور اس کی تردید میں ایک بیان دیتے جس میں وہ بتاتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محض تعلیمات نے (نعوذ باللہ) ہرگز لوگوں کو ان کا گرویدہ نہیں بنایا تھا۔ کیونکہ

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔۔۔۔ لیکن آپ کی قوم نے۔۔۔۔ آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔ لیکن جب وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے **تلوار** ہاتھ میں لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی وشرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔۔۔۔ ایک صدی کے اندر (اگر) چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸)

خدا اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے بچائے آمین

"دنیا کا سب سے بڑا فتنہ"

ماہنامہ "الرحیم" حیدرآباد میں کراچی کے کسی صاحب کا ایک خط چھپا ہے۔ جس کا ایک حصہ بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے

"عام مولویوں اور ان کے انقلابی اقدامات کے بارے میں آپ کی رائے میں سمجھتا ہوں خوش فہمی پر مبنی ہے آپ ان کے لئے حسن ظن رکھتے ہیں۔۔۔۔ لیکن میں اپنے علم مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ ان کے اخلاق وکردار اور علم وفضل کے لئے بہت زیادہ اچھے الفاظ استعمال نہیں کئے جا سکتے۔۔۔۔ بالعموم یہ مولوی عام مسلمانوں سے علم میں ضرور ایک درجہ فضیلت رکھتے ہیں لیکن عام اخلاق وکردار میں کوئی درجہ فضیلت انہیں حاصل نہیں۔ حقیقت یہی ہے ہم اسے تسلیم کریں یا نہ کریں کہ یہ پکی ہوئی فصلیں ہیں جنہیں صرف کاٹ ڈالنا چاہیئے اور بس۔۔۔۔ حالات سمجھنے اور تجزیہ کرنے اور اس سے نتیجہ نکال لینے کی ادنیٰ صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔ یہ لوگ تو صرف یہ جانتے ہیں کہ کس مجمع کس آبادی اور کن دنوں میں کس کے نام اور کس کے ذکر سے عوام کی توجہات کا مرکز بنا جاتا ہے اور ان کی خوشنودی طبع حاصل کی جا سکتی۔۔۔۔ جو ان کی زبانوں پر ہوتا ہے وہ دلوں میں نہیں ہوتا۔ اور جو دلوں میں ہوتا ہے اس پر خود یہ پختہ ایمان و یقین نہیں رکھتے۔ آج یہ مولوی حضرات زوالِ امت کے اسباب ڈھونڈتے ہیں۔ اور عوام کی جہالت اور بے دینی کو اس کا اصل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ میرا پختہ یقین ہے کہ زوال امت کا اصل سبب ان مولویوں کا وجود اور ان کا علم اور ان کی دینداری ہے۔ ان مولویوں کو درست کر لیجئے ہماری امت سدھر جائے گی۔۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ انہیں علمائے سو کا وجود رہا ہے۔ اور میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی اگر اسلامی تحریک اسلامی تصورات اور مسلمانوں کو کسی سے خطرہ ہے تو وہ یہی ہیں۔۔۔۔"

(ماہنامہ الرحیم اگست ۱۹۶۳ء صفحہ ۷۸، ۷۹)

"جذبات اور گناہ چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں تو پھر خوفِ الٰہی کا اثر کیوں کر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو ان میں سے نکل کر چلے گئے لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے جب تک انسان طول امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کر لے تب تک اسے غفلت دور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کرے۔ جوئندہ یابندہ"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

وصیّت کی اہمیّت

(از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سُستی دکھاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سُستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کیساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذراسی غفلت اور ذراسی سُستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔

پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے بھی اس میں داخل نہیں ہوتے۔"

(الفضل یکم ستمبر ۳۲ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

صرف تین ماہ باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال۔ ۳۰ اپریل ۶۵ء کو ختم ہو رہا ہے یعنی صرف تین ماہ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سالِ رواں کی آمدنی کا حصہ وصیت ۳۰ اپریل تک پورے کا پورا ادا کر دیں۔ تاکہ ۳۰ اپریل تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں اور اس سال کی ایک پائی بھی ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اس طرح حصہ آمد کے جن موصی اصحاب کے ذمہ سالہائے گزشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سالِ رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو بھی ۳۰ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابلِ معافی نہیں ہے

وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایادار موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک یہ ایک معاہدہ ہے لیکن اگر نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے معاہدوں میں جو اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترم حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل آجکل بعارضہ بلڈ پریشر میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ ان کا ایڈریس یہ ہے: سیالکوٹ وارڈ بلسنزی ۱۱۔ میو ہسپتال لاہور۔ (لطف المنان ملک متعلم ایم۔ ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور)

۲۔ ایک غیر احمدی دوست عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں خاص طور پر درخواست دعا ہے۔

(غفور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مڑھ چک ۴۵ براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

۳۔ میں نے امسال کراچی یونیورسٹی سے ایف۔ اے۔ ایل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد چوہدری ۳/۹۰ دارالفضل سیالکوٹ شہر)

جماعت ہائے احمدیّہ میں قاضی کا انتخاب بھی کیا جائے

ضروری اعلان

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اِن دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے اس انتخاب میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:-

۱۔ صدر انجمن کے قاعدہ نمبر ۸۲۰ کی رو سے ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب و دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کے نام بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسبِ ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ جن قاضیوں کی منظوری قبل ازیں دی جا چکی ہے ان کا یا ان کی جگہ کسی نئے دوست کا نام بھی یکم مئی ۶۵ء سے تین سال کے لئے دوبارہ انتخاب کیا جائے۔

۹۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۱۰۔ آخر مارچ ۶۵ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے۔ تا اپریل میں ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم نصیر احمد خالد پسر چوہدری برکت علی صاحب آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ زاہدہ خان بنت چوہدری سردار خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر آرڈیننس قیکٹریز کے ساتھ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے چار ہزار حق مہر پر ۲۸ دسمبر کو جلسہ گاہ میں پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ درویشانِ قادیان و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے اور بہت ہی برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار میجر چوہدری بشیر احمد از کوہاٹ کینٹ)

مذہبی کتب اردو عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں، اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ گولبازار ربوہ

اطفال اور سالانہ امتحانات

مارچ میں سکولوں کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں جن کے لئے کما حقہ تیاری کرنا سب اطفال کے لئے لازمی ہے تا کوئی طفل اپنے امتحان میں فیل نہ ہو جائے۔ مجالس کے عہدیداران اس طرف توجہ دیں، اور جو بچے تعلیم میں کمزور ہوں ان کے لئے تعلیمی کلاس کو جاری کریں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تشحیذ الاذہان کا رعایتی چندہ

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ایسے یک صد بچوں کو جو اپنے ماہنامہ تشحیذ الاذہان (سالانہ چندہ پانچ روپے) کے خریدار نہیں بن سکتے کو صرف تین روپے بھجوانے پر سال بھر کے لئے رسالہ بھیجے گا۔ بشرطیکہ یہ رقم ۱۵ فروری تک پہنچ جائے اگر ایک سو سے زائد بچوں کی درخواستیں پہنچ گئیں تو مناسب طریق پر ضلع وار کوٹہ تقسیم کر دیا جائے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قرآنی نمونوں کا مکمل مجموعہ

ہمارے یہاں جو عکسی، رنگین، باترجمہ، بلا ترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے اس مجموعہ میں ایک سو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ، تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی، رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے اب آپ آرام سے گھر بیٹھے انکی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے؛

قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ ذیل پتہ سے مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۵۳ کراچی

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ!

نور کاجل

- آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے
- نظر کو طاقت دیتا ہے،
- خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، جالا وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔
- بچوں عورتوں مردوں سب کیلئے مفید ہے

فی شیشی دس آنہ۔ سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کے پرنٹ شدہ خوبصورت اور دلکش

نصرت رائٹنگ پیڈ

خریدیئے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس گولبازار۔ ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا، وہم، وسواس، جنون، دیوانگی، بے خوابی اور پاگل پن کا کامیاب علاج،

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک چھٹہ

تحصیل حافظ آباد۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (الفضل)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸-۱۲-۶۴ کو عزیزم اسپرم بشیر احمد احسن کا نکاح عزیزہ محمودہ اختر بنت ملک فضل دین صاحب اکونٹنٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

ناظرین کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار سراج الدین ہریا ضلع گجرات

ہو الشافی

اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے نہایت زود اثر گولیاں

جوہر مقویات

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب ہیں قوائے نفسانیہ پر اپنا اثر کرتی ہیں جید القوام ہونے کی وجہ سے بہت سی جنسی بیماریوں کا علاج ہیں بڑھاپے کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں عضلات کو مضبوط کرتی ہیں اور دردوں کو رفع کرتی ہیں قیمت ۳۰ گولی -/۵ روپے۔ دیرینہ بیمار جوابی چٹھی کے ذریعہ مفت مشورہ حاصل کریں۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

زمیندار احباب کے لئے

شفتل، برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو مہلک اور خوفناک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ بفضلہ تعالیٰ اسے منٹوں میں دور کر دیتا ہے قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے۔ فی درجن چھ روپے دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ تفصیلات کے لئے پمفلٹ مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور۔

آفتابی سلاجیت

اور ۲۵ فیصدی کمیشن

ہمالیہ کی چٹانوں کا یہ کیمیاوی جوہر کئی امراض خصوصاً ذیابیطس کی ٹی بی۔ دردِ کمر۔ وجع المفاصل عرق النساء، سیلان الرحم، ضعف عامہ کے لئے تریاق ثابت ہوتا ہے ہم خود اور ہمارے خریدار ایک روپیہ تولہ دیتے ہیں ۲۰ تولہ یا ۸۰ تولہ کے آرڈر پر ۲۵ پیسے فی تولہ دیتے ہیں۔

پتہ جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی و یار، کیل۔ پڑتی چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے، ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نوٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۲۱۹

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور، لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۰۸

بھٹوں اور فیکٹریوں کے لئے کوئلہ

کوئٹہ سپیزنڈ اور پچ کا بہترین کوئلہ

نہایت مناسب نرخوں پر خریدنے کے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں، ریلوے ویگنوں میں کوئلہ کی بھروائی ذاتی نگرانی میں کروائی جاتی ہے؛

شیخ کریم بخش اینڈ سنز۔ شارع اقبال کوئٹہ

فون نمبر ۲۴۰۵ - تار کا پتہ: MEDALBEEDI

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس (۱۹) روپے

اطاعتِ رسول کے لئے ضروری ہے کہ نظام کی بھی اطاعت کی جائے

اطاعت کا مادہ نظام کی پابندی کے ذریعہ سے ہی پیدا ہوتا اور ترقی کرتا ہے،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نظام کی پابندی اور اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اِسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہو سکتا ہے جب مسلمانوں میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کئی غیر احمدی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے . . . . . .

پس درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اطاعتِ رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں، پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی فرق ہے کہ صحابہؓ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حدِ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اطاعت کی روح آجکل کے مسلمانوں میں نہیں، مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے، روزے بھی رکھیں گے، حج بھی کریں گے، مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعتِ رسول بھی ہوگی۔ کیونکہ اطاعتِ رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو، یا روزے رکھو، یا حج کرو، یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے، اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے (چھوڑنے) کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی، اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے ماتحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اٹھا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہؓ اطاعت کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی غیر احمدی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے تم اُس زمانہ میں لے جاؤ۔ تو وہ تمہیں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہوا دکھائی دے گا اور وہ کہے گا ذرا ٹھہر جائیں مجھے فلاں حکم کی سمجھ نہیں آئی۔ بلکہ جس طرح ایک پٹھان کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کہہ دیا "خو احمدؐ صاحب کا نماز ٹوٹ گیا" کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اسی طرح وہ بعض باتوں کا انکار کرنے لگ جائے گا۔ لیکن اگر ایک احمدی کو لے جاؤ تو اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ وہ کسی غیر مانوس جگہ میں آگیا ہے بلکہ جس طرح مشین کا پرزہ فوراً اپنی جگہ پر لگ جاتا ہے اسی طرح وہ وہاں فٹ آجائے گا اور جاتے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی بن جائے گا۔ اور آپ کے ہر حکم کی بلا چون و چرا اطاعت کرنے لگ جائے گا اور ائمہ اربعہ اس کے لئے کبھی ٹھوکر کا موجب نہیں بنیں گے کیونکہ وہ سمجھتا ہوگا کہ اصل حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ائمہ اربعہ تو محض آپؐ کے غلام بلکہ شاگردوں کے بھی شاگرد ہیں"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزو اوّل تفسیر سورۃ نور ص۳۷۰)

محترم حکیم محمد عُمر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۹ فروری۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم حکیم محمد عمر صاحب کل مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ پونے سات بجے شام قریباً ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانویؓ کے فرزند تھے۔ آپ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ عرصہ ہوا آپ نے اپنی تمام جائداد جماعت کے نام وقف کر دی ہوئی تھی۔ غرباء کے ساتھ ہمدردی آپ کا خاص وصف تھا۔ نماز جنازہ آج بعد نماز ظہر ادا کی جائے گی اور حسب وصیت آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے گا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حکیم صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پس ماندگان کو جن میں آپ کی تین بیوگان بھی شامل ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے دورہ کا پروگرام

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے پشاور سے لاہور تک کی مجالس انصار اللہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ اس دورہ میں اصلاح و ارشاد اور تربیت سے متعلق امور بھی سرانجام دیں گے۔ آپ احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف کتب خریدنے اور ان سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائیں گے جملہ مربی صاحبان اور امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ حضرت مولوی صاحب سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا انتظام کریں کہ احباب آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد بھی اس دورہ میں آپ کے ہمراہ ہوں گے دورہ کا پروگرام درج ذیل ہے :۔

۱۔ راولپنڈی	۹ تا ۱۳ فروری	
۲۔ جہلم	۱۴، ۱۵ فروری	
۳۔ کھاریاں	۱۶، ۱۷ فروری	
۴۔ گجرات	۱۸، ۱۹ فروری	
۵۔ لاہور اور ربوہ	۲۰ تا ۲۳ فروری	
۶۔ گوجرانوالہ	۲۴، ۲۵ فروری	
۷۔ سیالکوٹ	۲۶، ۲۷ فروری	

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ضروری اعلان

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا بجٹ بابت سال ۶۶-۱۹۶۵ء تیار ہو رہا ہے۔ احباب اپنے اپنے محلہ کی ضروریات کے سلسلہ میں اپنے وارڈ ممبر (پرانے ممبر) کی وساطت سے ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء تک اپنی اپنی تجاویز بھجوا دیں۔ ہر تجویز معین صورت میں اور الگ کاغذ پر آنی چاہیئے۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ لیکچر

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ مورخہ ۱۱ فروری بروز جمعرات بوقت ۱۲-۵۰ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ ہال میں "دورانِ تبلیغ تائیدات الٰہی کے چند واقعات" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (محمد علی۔ الأمین للجمعیۃ العلمیۃ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴